بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۵ وفا ۱۳۴۶ہش / ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ / ۲۵ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۶۴

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۴ جولائی۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس جو ایک ماہ کے لئے یکم جولائی سے شروع ہوئی تھی بحمد اللہ کامیابی سے جاری ہے۔ کلاس میں شریک احباب کا امتحان ۲۵ جولائی کو ہو رہا ہے۔ گو پڑھائی اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گی۔

۔ روزانہ مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد تلقین عمل کے پروگرام کے تحت تربیتی تقاریر کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ آج مورخہ ۲۴ جولائی کو مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید "حج کی کیفیات روحانی" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

۔ ربوہ ۲۴ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۔ ربوہ ۲۴ جولائی۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں کل شام سے مطلع ابر آلود ہے۔ گزشتہ رات ہلکا چھینٹا پڑا۔ اور آج صبح ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم نسبتاً خوشگوار ہو گیا ہے۔

ہفتہ تحریک جدید

جیسا کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع کی جا چکی ہے۔ تمام مجالس یکم تا ۷ اگست ہفتۂ تحریک جدید منائیں گی۔ مجالس اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ نئے احباب کو دفتر سوم میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ہفتہ کے اختتام کے فوراً بعد قائدین مجالس اس بارہ میں صرف اپنی رپورٹ براہ راست صدر مجلس کو بھجوائیں کہ ان کی کوشش سے کتنے افراد دفتر سوم میں داخل ہوئے۔ صدر مجلس کو اس تعداد سے آگاہ کریں۔ دیگر تفصیلات اپنی ماہانہ رپورٹ میں درج کر کے معمول کے مطابق معتمد مرکزیہ کو بھجوائی جائیں۔

(قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے

یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں

"اس بات کو بھی دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علت غائی کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی ہرگز نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے۔ تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اسلام کی جو حالت اس وقت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزل کا نشانہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔ ان کی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہو گیا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کی حمایت اور سرپرستی کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

اگر اس وقت حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کی جاتی تو وہ اور کونسا وقت آئے گا۔ اب اس چودھویں صدی میں وہی حالت ہو رہی ہے جو بدر کے موقعہ پر ہو گئی تھی جس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی۔ یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتوان ہو جائے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس وعدہ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی؟" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ پردہ کے متعلق خدا اور اس رسولؐ کے حکم کی پوری پابندی کرے

اطاعت اور فرمانبرداری کے اس عظیم الشان نمونہ کی پیروی کرو جو صحابہؓ نے ظاہر کیا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۶ جون ۱۹۵۸ء بمقام مری

نوٹ:۔ حضور رضی اللہ عنہ کا ایک نہایت اہم مطبوعہ خطبہ بغرض یاددہانی شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جمعہ میں اس خطبہ کو پڑھ کر سنائیں۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی ایمان مقبول ہوتا ہے جس میں

کامل فرمانبرداری اور اطاعت

اختیار کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے پھر منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہنا یا ظاہر میں آکر بیعت کر لینا یا کلمہ شہادت پڑھ لینا خدا تعالیٰ کے حضور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کا نام دین رکھنا دین سے تمسخر اور استہزا کرنا اور اپنی منافقت اور بے ایمانی کا ثبوت دینا ہے۔ وہی آدمی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سچا مومن سمجھا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت بھی کرتا ہے اور اس کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر پوری طرح رکھتا ہے۔ اگر وہ

خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت

نہیں کرتا تو چاہے وہ دس ہزار دفعہ کلمہ پڑھے وہ یزید کا یزید اور ابوجہل کا ابوجہل رہتا ہے اور چاہے دس ہزار دفعہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہے خدا کے نزدیک اس کا یہ دعویٰ ایک رائی کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کامل اطاعت اور کامل فرمانبرداری ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو سچا مومن بناتی ہے۔ ورنہ وہ اگر دس کروڑ دفعہ بھی کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ کذّاب اور جھوٹا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اسی

حقیقت کا اظہار

کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ (آل عمران)

یعنی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے سوا اگر کوئی اور طریق اختیار کرے تو اسے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس صرف منہ سے مسلمان کہنا یا احمدی کہلا لینا کسی کو فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ نہ دکھایا جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اکثر احمدی چندہ تو دینے لگ گئے ہیں اور ان کا ایک معتدبہ حصہ نمازیں بھی باقاعدہ پڑھتا ہے۔

لیکن جب سے پاکستان بنا ہے بعض احمدیوں میں سے پردہ اٹھ گیا ہے اور زیادہ تر یہ نقص مالداروں میں پایا جاتا ہے۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ یہ بے غیرت اور بزدل لوگ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی۔ انہوں نے اپنی قوم کی کیا خدمت کرنی ہے۔ قوم کی خدمت کرنے والے تو وہ لوگ تھے جنہوں نے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

کا ایسا شاندار نمونہ دکھایا کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کے واقعات پڑھ کر انسان کا دل محبت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ عربوں میں پردہ کا کوئی رواج نہیں تھا بلکہ اسلام میں بھی شروع میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا۔ اس زمانہ میں خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی پردہ نہیں کیا کرتی تھیں۔ مگر جب پردہ کا حکم نازل ہو گیا تو ایک نوجوان نے اپنے رشتہ کے لئے ایک گھر پسند کیا لڑکی کے باپ نے کہا مجھے تمہارا رشتہ منظور ہے تم بڑے اچھے آدمی ہو خوش شکل ہو اور اپنی روزی بھی کماتے ہو اس لئے مجھے تمہیں

رشتہ دینے میں کوئی عذر نہیں

اس نے کہا اگر آپ تیار ہیں تو پھر لڑکی دکھا دیں۔ بغیر دیکھنے کے میں کس طرح شادی کر لوں۔ باپ کہنے لگا میں لڑکی دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ وہ اسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے فلاں جگہ شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے مجھے معلوم نہیں کہ لڑکی کی شکل کیسی ہے۔ میں چاہتا ہوں ایک دفعہ اسے دیکھ لوں تاکہ میری تسلی ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا بے شک پردے کا حکم نازل ہو چکا ہے۔ مگر یہ غیر عورت کے لئے ہے جس کے ساتھ رشتہ طے ہو جائے اور ماں باپ بھی منظور کر لیں۔ اگر اسے لڑکا دیکھنا چاہے تو ایک دفعہ دیکھ سکتا ہے تم اس کے باپ کے پاس جاؤ اور میری طرف سے کہہ دو کہ وہ تمہیں لڑکی دکھا دے۔ اگر

رشتہ کا سوال

نہ ہو تو بے شک پردہ ہو گا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی جگہ رشتہ کرنے پر رضامند ہو جائے اور لڑکی کے ماں باپ بھی راضی ہو جائیں تو تسلی کرنے کے لئے ایک دفعہ دیکھنا جائز ہے وہ گیا اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے اس لڑکی کے باپ کے اندر ابھی اسلام پوری طرح راسخ نہیں ہوا تھا۔ جب اس نے کہا کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ آیا ہوں، اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارا ایک جگہ رشتہ طے ہو گیا ہے۔ تو اب وہ تمہاری منسوبہ

ہے اور منسوبہ کو شادی سے پہلے تسلی کے لئے دیکھنا جائز ہے تو باپ کہنے لگا میں ایسا بے غیرت نہیں ہوں کہ تمہیں اپنی لڑکی دکھا دوں۔ تمہاری مرضی ہے کہ رشتہ کرو یا نہ کرو جس وقت اس نے یہ بات کہی اس کی لڑکی پردہ میں بیٹھی ہوئی سب باتیں سُن رہی تھی وہ جھٹ اپنا مُنہ کھول کر سامنے آ گئی اور کہنے لگی میں ایسے باپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جو کہتا ہے کہ مجھے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بھی پرواہ نہیں..

میں اب تمہارے سامنے آ گئی ہوں تم مجھے دیکھ لو۔ مگر وہ نوجوان بھی بڑے ایمان والا تھا۔ جھٹ اپنی آنکھیں نیچی کرلیں اور گردن جھکا لی۔ اور کہنے لگا میں تیرے جیسی مومن عورت کی شکل دیکھے بغیر ہی تجھ سے شادی کروں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ جس عورت کے اندر اتنا اخلاص اور ایمان پایا جاتا ہے اس کی شکل دیکھ کر اس کی ہتک کروں اب میں بغیر دیکھنے کے ہی نکاح کروں گا۔ چنانچہ اس نے نکاح کر لیا۔

یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص

اور یہ تھی ان لوگوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا مگر لڑکی کہتی ہے کہ باپ بے شک مخالفت کرتا رہے میں ایسے باپ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرنے والا نہیں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ منسوبہ کی شکل دیکھنی جائز ہے تو میرا باپ کون ہے جو اسے میں روک دینے اب تمہارے سامنے کھڑی ہوں تم مجھے دیکھ لو اور اس نوجوان کا اخلاص دیکھو کہ وہ کہتا ہے کہ میں ایسا ایمان رکھنے والی عورت کو دیکھ کر اس کی ہتک کرنا نہیں چاہتا میں اب بغیر دیکھے ہوئے ہی اس سے شادی کروں گا یہی لوگ تھے جو اسلام کے لئے اپنی جانیں بلادریغ قربان کرتے چلے جاتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا ہے اور اب ہماری ہر چیز ان کی ہو گئی ہے۔ یہ وہ طریق تھا جس پر صحابہؓ نے قدم مارا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو کمال تک پہنچا دیا۔

پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں

تنبیہہ کرتا ہوں

اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہو ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو تب بے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے اور تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو۔ پس آج

میں یہ اعلان کرتا ہوں

کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ انکی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے لیکن

غیر احمدیوں کے متعلق

ہمارا یہ قانون نہیں کیونکہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں اور ہمارے فتوے کے پابند نہیں۔ وہ چونکہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ان پر ان کے مولویوں کا فتوےٰ چلے گا اور خدا تعالےٰ کے سامنے ہم ان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے بلکہ وہ یا ان کے مولوی ہوں گے لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ

ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے اسیطرح ہماری

جماعت کی عورتوں کو چاہیئے

کہ ان کی عورتوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں تمہیں اس سے کیا کہ کوئی کتنا مالدار ہے تمہیں کسی مالدار کی ضرورت نہیں تمہیں خدا کی ضرورت ہے اگر تم اللہ تعالےٰ کے لئے ان مالداروں سے قطع تعلق کر لو گے تو بے شک تمہارے گھر میں وہ مالدار نہیں آئے گا لیکن تمہارے گھر میں خدا آئے گا۔ اب بتاؤ کہ تمہارے گھر میں کسی مالدار آدمی کا آنا عزت کا موجب ہے یا خدا تعالےٰ کا آنا عزت کا موجب ہے بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو تو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے تم

اس بات سے مت ڈرو

کہ اگر یہ لوگ علیحدہ ہو گئے تو چندے کم ہو جائیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا تھا تو اس وقت کتنے لوگ چندہ دینے والے تھے مگر پھر اللہ تعالےٰ نے اتنی بڑی جماعت پیدا کر دی کہ صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ سترہ لاکھ روپیہ کا ہوتا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ دو چار سال میں ہمارا بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے گا۔ پس اگر ایک شخص سے چل کر ہماری جماعت کو اتنی ترقی حاصل ہوئی ہے کہ لاکھوں تک ہمارا بجٹ جا پہنچا ہے تو اگر یہ دس پندرہ آدمی نکل جائیں گے تو کیا ہو جائے گا ہمیں تو یقین ہے کہ اگر ایک آدمی نکلے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی جگہ ہمیں ہزار دے دیگا۔ پس ہمیں ان کے علیحدہ ہونے کا کوئی فکر نہیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ صرف نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ عملی طور پر بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں۔ مگر یاد رکھو۔ پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں جس پر پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عمل ہُوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا اور نہ پردہ سے مراد موجودہ برقعہ ہے یہ برقعہ جس کا آج کل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آج کل بھی رواج ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ایک دفعہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پردہ کا ذکر آ گیا۔ اس زمانہ میں برقعہ کی طرز کی کوئی نئی چیز نکلی تھی وہ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی رواج نہ تھا اس زمانہ میں عورتیں چادر اوڑھ کر گھونگھٹ نکالا کرتی تھیں جس میں سارے کا سارا مُنہ چُھپ جاتا ہے صرف آنکھیں کھلی رہتی ہیں جیسے پُرانے زمیندار خاندانوں میں اب تک بھی گھونگھٹ کا ہی رواج ہے۔ پس شریعت نے پردہ محض چادر اوڑھنے کا نام رکھا ہے۔ اور اس میں بھی

گھونگھٹ نکالنے پر زور

دیا ہے ورنہ آنکھوں کو بند کرنا جائز نہیں۔ یہ عورت پر ظلم ہے۔ اسی طرح عورت کو اپنے ساتھ لے کر بشرطیکہ وہ پردہ میں ہو سیر کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ پس پردہ کے یہ معنے نہیں کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے بٹھا دو وہ سیر وغیرہ کے لئے جا سکتی ہیں ہاں گھروں کے قہقہے سُننے منع ہیں لیکن اگر دو مردوں سے وہ کوئی ضروری بات کریں تو یہ جائز ہے مثلاً اگر وہ ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیں تو بے شک کریں یا فرض کرو کوئی مقدمہ ہو گیا ہے اور عورت کسی وکیل سے بات کرنا چاہتی ہے تو بے شک کرے اسی طرح اگر کسی جلسہ میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کر سکتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کے متعلق تو یہاں تک ثابت ہے کہ آپ مردوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سُنایا کرتی تھیں بلکہ خود لڑائی کی بھی ایک دفعہ آپ نے کمان کی۔ جنگِ جمل میں آپ اپنے اونٹ پر بیٹھ کر سارے لشکر کی کمان کی تھی۔ پس یہ تمام چیزیں جائز ہیں جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے مُنہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھ سے رستہ

وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن مُنہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سُنانا بھی ناجائز ہے کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے۔ غرض

عورتوں کا مکسڈ مجالس میں جانا

مردوں کے سامنے اپنا مُنہ ننگا کر دینا اور ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا یہ سب ناجائز امور ہیں لیکن ضرورت کے موقع پر شریعت نے بعض امور میں انہیں آزادی بھی دی ہے بلکہ قرآن کریم نے

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا ہے کہ جو حصہ مجبوراً ظاہر کرنا پڑے اس میں عورت کے لئے کوئی گناہ نہیں۔ اس اجازت میں وہ تمام مزدور عورتیں بھی شامل ہیں جنہیں کھیتوں اور میدانوں میں کام کرنا پڑتا ہے اور چونکہ ان کے کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے لئے آنکھوں اور اس کے اردگرد کا حصہ کھلا رکھنا ضروری ہوتا ہے ان کے کام میں دقت پیدا ہوتی ہے اس لئے اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے ماتحت ان کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہوگا اور چونکہ انہیں بعض دفعہ پانی میں بھی کام کرنا پڑتا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ پاجامہ اڑس لیں اور ان کی پنڈلی ننگی ہو جائے۔

غرض کوئی دقت ایسی نہیں جس کا ہماری شریعت نے علاج نہیں رکھا مگر باوجود اتنے بڑے انعام کے خدا تعالیٰ نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے احکام دے رکھے ہیں۔ اگر کوئی شخص پردہ کو چھوڑتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ قرآن کی ہتک کرتا ہے ایسے انسان سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے احمدی مردوں اور ایسی احمدی عورتوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں کہ فلاں عورت بڑے مالدار آدمی کی بیوی ہے تمہارا فخر اس میں ہے کہ تمہارے فرشتوں سے تعلقات ہوں اور فرشتوں سے وہی لوگ ملتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے کامل فرماں بردار ہوں پس ان لوگوں کی مت پرواہ کرو اور اس بات سے نہ ڈرو کہ اگر یہ لوگ الگ ہو گئے تو کیا ہو جائے گا اگر ان میں سے ایک شخص علیحدہ ہوگا تو اس کی جگہ ہزار آدمی تم میں شامل ہوگا بلکہ آئندہ ان کی جگہ ہزاروں بڑے بڑے مالدار تم میں شامل ہوں گے اور پھر ان کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی چلی جائے گی بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر تم میں حیا پیدا ہو گئی تو تمہارے عمل کو دیکھ کر مسلمانوں کا شریف طبقہ بھی تمہاری اتباع کرنے پر مجبور ہو گا +

"قرآنی انوار"

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جو حضور نے قرآن مجید کے انوار و برکات کے متعلق دیئے تھے نظارت اصلاح وارشاد نے "قرآنی انوار" کے نام سے عمدہ لکھائی کے ساتھ بلاک بنوا کر ۲۰×۲۶ سائز کے ۱۰۸ صفحات پر شائع کئے ہیں۔ ہدیہ اینٹیکشن آرٹ پیپر پر فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے ہے اور عمدہ سفید کاغذ پر ۸۰ پیسے کے حساب سے نظارت اصلاح وارشاد سے مل سکتا ہے جماعتیں مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تاکہ بھجوائے جاسکیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستِ دُعا

بتاریخ ۷ر جولائی ۱۹۶۷ء بعد نماز مغرب احمدیہ ہال کراچی میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میری بھانجی عزیزی بشریٰ بنت سیٹھ محبوب علی صاحب حیدر آبادی حال کراچی کا نکاح عزیز سعید اللہ صاحب میرین انجنیئر کراچی ابن جناب محمد بخش صاحب (ربوہ) سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی۔ عزیزی بشریٰ حضرت سیٹھ محمد غوث صاحبؓ (حیدر آباد دکن) کی نواسی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے مثمر ثمرات ہو۔ آمین۔

محمد اعظم (حیدر آباد دکن) حال ربوہ

سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل دارالافتاء۔ ربوہ)

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ طیبہ اور سوانح حیات کی ترتیب و تدوین کا کام فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے خاکسار کے ذمہ لگایا گیا ہے یہ ایک اہم فریضہ ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں اور احباب سے تعاون کی امید رکھتا ہوں۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو احسانات ساری جماعت اور افرادِ جماعت پر ہیں ان کا تقاضا ہے کہ حضور کی حسنِ سیرت اور احسان کا کوئی واقعہ تحریر میں آنے سے رہ نہ جائے اور مؤلف کی نظر سے نہ گزرے۔ اس لئے احباب جماعت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ضرور اس اہم کام کی طرف توجہ مبذول فرماویں گے۔

حضورؓ کے تعلقات ساری جماعت سے تھے۔ ہر شخص کے ساتھ حضور کی محبت، مروّت، دینی کاموں میں رہنمائی۔ دنیوی معاملات میں صلاح و مشورہ۔ سفر و حضر کے حالات کا کچھ نہ کچھ تعلق ہے۔ اسی طرح مختلف دوستوں نے حضور کے درسِ قرآن کے نوٹس بھی لئے ہوئے ہیں ایسے تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی معلومات بر رنگ واقعات حضور کی سیرت و سوانح سے متعلق لکھ کر خاکسار کو بھجوا دیں تاکہ ان معلومات سے استفادہ کیا جاسکے۔

بعض احباب کی خدمت میں خاکسار نے ایک مفصل سوالنامہ بھی بھجوایا ہے۔ امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی جلد توجہ فرمائیں گے۔ سب دوستوں تک پہنچنا اور ان سے خط و کتابت کرنا مشکل ہے اس لئے اخبار الفضل کے ذریعہ آپ کی خدمت میں یہ معروضات پیش کر رہا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ماہ ستمبر میں ہوگا۔ میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے پاس داخل کئے جاتے ہیں۔ ایسے نوجوان جو اپنی زندگی خدمتِ سلسلہ کے لئے وقف کرنا چاہیں فوری طور پر وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تاکہ ان میں سے جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے انتخاب کیا جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر کا داخلہ ۲ر اگست سے ۷ر اگست تک صرف ۵ روز کے لئے کھلا رہے گا۔ اس کے بعد مزید پانچ روز کے لئے ۲ر ستمبر سے ۷ر ستمبر تک داخلہ بغیر لیٹ فیس ہو سکے گا سائنس مضامین کے لئے کم از کم پچاس فیصد نمبر ضروری ہیں۔ ستّر فیصد سے تا حدّ وظیفہ تک فیس معافی کی مراعات دی جاتی ہیں۔ بوقت داخلہ پرویژنل و کیریکٹر سرٹیفکیٹ مع ۲ عدد فوٹو اور گارڈین کے ہمراہ آنا لازمی ہے فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔

قاضی محمد اسلم ایم۔اے (کینٹب)

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

حدیث النبیؐ

اچھے اخلاق سے بہتر کوئی عمل نہیں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔

(ابوداؤد)

ترجمہ:۔ ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

تشریح:۔ اعلیٰ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہوتے ہیں اور اسلام نے اخلاق پر انتہائی زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اخلاق سے بڑھ کر خدا کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں اور ایک دوسری حدیث میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص بندوں کا شکرگزار نہیں بنتا وہ خدا کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا درحقیقت اعلیٰ اخلاق ہر نیکی کی بنیاد ہیں حتیٰ کہ روحانیت بھی درحقیقت اخلاق ہی کا ایک ترقی یافتہ مقام ہے اسی لئے ہمارے آقا نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے اور اس بارے میں اتنی حدیثیں بیان ہوئی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

اس کے علاوہ اسلام نے اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے لئے کسی حقدار کے حق کو نظرانداز نہیں کیا۔ خدا سے لے کر بندوں تک اور پھر بندوں میں بادشاہ سے لے کر ادنےٰ خادم تک ہر ایک کے بارے میں حسنِ خلق کی تاکید فرمائی ہے۔ افسر ماتحت۔ باپ بیٹے۔ خاوند بیوی۔ بہن۔ بھائی۔ ہمسایہ۔ اجنبی۔ دوست۔ دشمن۔ انسان۔ حیوان ہر ایک کے حقوق مقرر فرما دیئے۔ اور پھر ان حقوق کو بہترین صورت میں ادا کرنے کی ہدایت دی ہے اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے ملنے والوں کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے مل کر ان کے دل کو خوش کرو تو یہ بھی تمہارا ایک نیک خلق ہوگا اور تمہیں خدا کے حضور ثواب کا مستحق بنائے گا اور دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ رستہ چلتے ہوئے اگر کوئی کانٹے دار چیز یا پاؤں کو پھسلانے والا چھلکا یا ٹھوکر لگانے والا پتھر یا بدبو پیدا کرنے والی گندی چیز دیکھو نظر آئے تو اسے رستہ سے ہٹا دو تاکہ تمہارا کوئی بھائی اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔ اور دوسروں پر رحم کرنے کے متعلق آپ فرماتے ہیں مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ یعنی جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا وہ خدا سے بھی رحم کی امید نہ رکھے۔

خود آپ کے اپنے اخلاقِ فاضلہ کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سوالی کو ردّ نہیں کیا۔ کبھی کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے چھوڑنے میں پہل نہیں کی یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ بیواؤں کی دستگیری فرمائی ہمسایوں کو اپنے حسن سلوک سے گرویدہ کیا۔ چھوٹے سے چھوٹے صحابی کی بیماری کا سنا تو اُس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کے ساتھ شفقت و محبت کا کلام کرکے اس کی ہمت بڑھائی۔ مدینہ میں ایک غریب بوڑھی عورت رہتی تھی جو ثواب کی خاطر مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ چند دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نظر نہیں آئی تو آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ فلاں عورت خیریت سے تو ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بیچاری تو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہوگئی اور ہم نے آپ کی تکلیف کے خیال سے آپ کو اس کے جنازہ کی اطلاع نہیں دی۔ آپ خفا ہوئے کہ مجھے کیوں بے خبر رکھا اور پھر اس کی قبر پر جاکر دعا فرمائی۔

ایک دفعہ غالباً پردہ کے احکام سے پہلے جب کہ آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف رکھتے تھے ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے آیا۔ آپ نے اس کی اطلاع پاکر حضرت عائشہؓ سے فرمایا یہ آدمی اچھا نہیں ہے مگر جب یہ شخص آپ کے پاس آیا تو آپ نے دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اُس شخص کو برا کہتے تھے مگر جب وہ آپ سے ملا تو آپ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے باتیں کیں؟ آپ نے فرمایا عائشہ کیا میرا یہ فرض نہیں کہ اپنے ملنے والوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤں؟

ابو سفیان اسلام لانے سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا مگر جب قیصر روما نے اس سے پوچھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو کیا تعلیم دیتا ہے اور کیا اس نے کبھی تمہارے ساتھ بدعہدی یا غداری کی ہے؟ ابو سفیان کی زبان سے اس کے سوا کوئی الفاظ نہ نکل سکے کہ وہ بت پرستی سے روکتا ہے اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور اس نے آج تک ہمارے ساتھ کوئی بدعہدی نہیں کی۔

آپ کے یہ اخلاق فاضلہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں تھے بلکہ آپ نے بے زبان جانوروں تک کو بھی اپنی شفقت میں شامل فرمایا۔ چنانچہ آپ اپنے صحابہ کو ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ فی کل کبد رطبة اَجْرٌ یعنی یاد رکھو۔ کہ ہر جاندار چیز پر رحم کرنا ثواب کا موجب ہے' ایک موقعہ پر ایک اونٹ جس پر بہت زیادہ بوجھ لاد دیا گیا تھا تکلیف سے کراہ رہا تھا۔ آپ اسے دیکھ کر بے قرار ہو گئے اور اس کے قریب جاکر اس کے سر پر محبت کے ساتھ ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک سے کہا کہ یہ بے زبان جانور تمہارے ظلم کی شکایت کر رہا ہے ان پر رحم کرو تاکہ تم پر بھی آسمان پر رحم کیا جائے۔

یہ وہ اخلاق ہیں جو ہمارے آقا نے ہمیں سکھائے مگر افسوس ہے کہ آجکل بہت سے مسلمان ان اخلاق کو فراموش کر چکے ہیں۔

تاریخ اسلام

مہمان نوازی!

ایک مرتبہ ایک مہمان دربارِ نبوی میں آیا چونکہ اس وقت کے لحاظ سے ایک شخص کی مہمان نوازی بھی آسان نہ تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو تحریک فرمائی اور فرمایا کہ جو شخص اس کی مہمان نوازی کرے گا اللہ تعالےٰ اس پر رحم کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے رحم کی امید پر اپنے گھر میں موجود سامان خورد و نوش کا جائزہ لئے بغیر حضرت ابو طلحہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں اس مہمان کو اپنے ساتھ گھر لے جاتا ہوں۔ چنانچہ اسے ساتھ لے گئے۔ گھر پہنچے تو بیوی سے معلوم ہوا کہ کھانے کو کچھ نہیں صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کے لئے بمشکل کفایت کر سکے گا۔ لیکن بیوی کی طرف سے مایوس کن اطلاع کے باوجود انہیں کوئی تشویش نہ ہوئی۔ اور جذبۂ مہمان نوازی میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ نے بیوی سے کہا کہ زیادہ فکر تو بچوں کا ہی ہے لیکن ان کو پیار دلاسا دیکر بھوکا ہی سلا دو۔ لیکن ایک مشکل ابھی باقی تھی اور وہ یہ کہ اس وقت رسم و رواج کے مطابق مہمان گھر والوں کو ساتھ شامل کرنے پر اصرار کرے گا۔ کیونکہ اس وقت تک پردہ کے احکام ابھی نازل نہ ہوئے تھے اور اس کا حل یہ سوچا گیا کہ جب میاں بیوی مہمان کے ساتھ کھانے پر بیٹھیں تو بیوی روشنی ٹھیک کرنے کے بہانے سے چراغ گُل کر دے اور پھر دونوں ساتھ بیٹھ کر یونہی مونہہ مارتے رہیں کہ گویا کھانا کھا رہے ہیں لیکن درحقیقت کچھ نہ کھائیں اور اس طرح مہمان سیر ہوکر کھانا کھالے چنانچہ اس ایثار پیشہ خاندان نے ایسا ہی کیا۔ بچوں کو فاقہ سے بہلا کر سُلا دیا گیا بیوی نے روشنی بجھا دی اور میاں بیوی ساتھ بیٹھ کر یونہی مچاکے مارتے رہے کہ گویا بڑے مزے سے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح گھر کے سب لوگ تو فاقہ سے رہے اور مہمان نے سیر ہوکر کھانا کھالیا۔ اللہ تعالےٰ کو ان کی یہ ادا ایسی پسند آئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وحی کے ذریعہ اس کی خبر دی۔ چنانچہ صبح ہوئی تو آپؐ نے حضرت ابو طلحہؓ کو بلایا اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ رات تم نے مہمان کے ساتھ کیا کیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا کیا۔ آپ نے فرمایا جو کچھ تم نے کیا اسے دیکھ کر اللہ تعالےٰ عرش پر ہنسا اور اسی لئے میں بھی ہنسا ہوں۔

احباب اس واقعہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ یہ مہمان نوازی کتنی مشکل اور قربانی چاہتی ہے اگرچہ خود بھوکا رہنا بھی آسان نہیں لیکن اگر خیال کرلیا جائے کہ روزے رکھنے کے عادی لوگوں کے لئے ایک وقت کا فاقہ کاٹ لینا کوئی بڑی بات نہیں تو کم سے کم یہ ماننا پڑے گا کہ اپنے چھوٹے چھوٹے جگر گوشوں کو رضاکارانہ طور پر بھوکا رکھنا یقیناً ایک ایسی بات ہے جو ثابت کرتی ہے کہ ہمارے یہ بزرگ مہمان نوازی کو کس قدر اہمیت دیتے تھے۔ (صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۸)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حقائق ونکات

توفّی اور رفع الی اللہ کے معنی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنِّی مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ

یعنی مَیں تم کو وفات دوں گا اور اپنی طرف تمہارا رفع کروں گا۔ مُتَوَفِّیْكَ اور رافعك کی ترتیب سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کا رفع آپ کی وفات کے بعد ہوا تھا۔ مگر بعض اہلِ علم حضرات یہاں توفی کے معنی وفات کی بجائے پُورا کرنے کے لے کر یہ استدلال کرتے ہیں کہ آپ کا رفع بجسدِ عنصری ہو چکا ہے اور آپ آسمان پر زندہ ہیں کسی خاص وقت میں کسرِ صلیب اور قتل خنزیر کے لئے دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے۔ حالانکہ عربی قاعدہ کے مطابق توفی کے جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو معنی وفات دینے کے ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے اہلِ علم حضرات نے یہی معنی کئے ہیں۔ اس صورت میں بھی بعض اہلِ علم حضرات نے کمال کیا ہے اور کہا ہے کہ یہاں رَافِعُكَ اِلَیَّ پہلے آنا چاہیئے اور مُتَوَفِّیْكَ بعد میں۔ ایسی جسارت سخت افسوسناک ہے۔

بہرحال ذیل میں کتاب "روزگار فقیر" سے جو فقیر سیّد وحید الدین صاحب نے "شاعرِ مشرق (اقبال۔ ناقل) سے چند ملاقاتوں کی یاد کے تعلق" میں شائع کی ہے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہو گا کہ علامہ اقبال مرحوم بھی توفی کے معنی وفات دینے اور رفع الی اللہ کے معنی روحانی رفع الی اللہ ہی سمجھتے تھے۔ فہوہذا

"ڈاکٹر صاحب سر سیّد کی وفات کے سانحہ سے خود بھی متاثر تھے۔ قابلِ احترام استاد کی ہدایت نے اس تاثر کو اَور گہرا کیا۔ استاد اور شاگرد دونوں نے تاریخیں نکالیں، اور مادہ ہائے تاریخ کے انتخاب کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کمیٹی نے مولوی میر حسن اور ڈاکٹر اقبال کی تاریخوں کو بہترین قرار دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی نکالی ہوئی تاریخ وفات سر سیّد احمد خاں کی لوحِ مزار پر کندہ کرائی گئی جو اَب تک موجود ہے۔ شمس العلماء مولوی سیّد میر حسن کی نکالی ہوئی تاریخ وفات یہ تھی۔

غُفِرَ لَہٗ (۱۳۱۵ھ)

(مفہوم۔ اُس کی مغفرت کی گئی)

ڈاکٹر صاحب نے قرآنِ پاک کی آیت سے تاریخ نکالی۔

اِنِّی مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ ط (۱۳۱۵ھ)

یہ آیہ مبارکہ سورۂ آلِ عمران (پارہ تلک الرسل) کا ایک جزو ہے۔ اس میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے خداوند قدوس کی اُس خوشنودی کا اظہار کیا گیا ہے جس میں یقین دلایا گیا ہے کہ "وہی موت دینے والا ہے، وہی درجات بلند کرنیوالا اور پاک کرنے والا ہے (الزامات اور بہتان طرازیوں سے)" یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی شانِ رفعت اور سیرت و کردار کی پاکیزگی کو بھی ظاہر کرتی ہے اور اُن کے تہمت لگانے والوں کے مقابلہ میں کھُلا ہوا چیلنج ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے اس آیت سے تاریخ نکال کر سر سیّد کی شخصیت کا بڑا حسین اعتراف کیا ہے، سر سیّد احمد خاں کی وفات کی تاریخ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتی تھی، یا ان کی علمی و قومی خدمات کو اس سے بہتر خراجِ عقیدت کیا پیش کیا جا سکتا تھا؟

ڈاکٹر صاحب کی منتخب آیتہ کی شانِ نزول، ترجمہ اور مفہوم کے ساتھ ساتھ سر سیّد احمد خاں کی زندگی اور تحریک سے متعلق مشکلات و واقعات کا تجزیہ کرنا عبرت اور افادیت سے خالی نہ ہو گا اور یوں یہ اندازہ کرنا بھی آسان ہو جائیگا کہ سر سیّد احمد خاں کے لئے ان کے زبردست تعلیمی مشن کی بدولت ڈاکٹر صاحب کے دل میں کیا قدر و منزلت موجود تھی۔"

(روزگار فقیر اپریل ۱۹۶۶ء ایڈیشن صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریکِ جدید)

عالمِ عیسائیّت

نئے عہد نامہ کے الہامی مقام کے متعلق مسیحیوں کا نظریہ!

گزشتہ دو تین صدیوں میں دنیا میں جو سائنسی اور تاریخی انکشافات ہوئے ان کے نتیجہ میں مسیحیوں کے لئے یہ ناممکن ہو گیا کہ وہ پرانے اور نئے عہد نامہ کو لفظی "لفظاً" کلامِ الٰہی مان سکیں۔ اور انہوں نے اپنی گرتی ہوئی عمارت کو سہارا دینے کے لئے "لفظی وحی کی بجائے" "inspiration" کے نظریہ کی مدد چاہی ہے۔ اس نظریہ کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چند آدمیوں کو جو کچھ خاص صفات کے مالک تھے inspiration کا مورد بنایا اور ان کے انسانی قویٰ خدائی تاثیر کے ماتحت اپنے مفوضہ کام میں غلطی سے محفوظ رہے گو ان کی لکھی ہوئی تحریرات انسانی غلطیوں سے مبرّا نہیں مگر اصولی طور پر ان کی وہی تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ نے نازل کی ہے اور اس کی تائید سے ہی انہوں نے تاریخی واقعات کو بیان کیا ہے۔

اس نظریہ کے ذریعہ مسیحیوں نے بہت سے اعتراضات سے بچنے کی کوشش کی ہے مگر ساتھ ہی مذاہب کے موازنہ کے نقطہ نظر سے اور بالخصوص اسلام سے موازنہ کے سلسلہ میں اپنے مذہب کو ایک عظیم صدمہ پہنچایا ہے کیونکہ اس نظریہ کو مان لینے کی صورت میں مسلمانوں کی طرف سے یہ اعتراض ان پر بڑے زور سے کیا جا سکتا ہے کہ کیا ان کی پیش کردہ تعلیمات خدا تعالیٰ نے نازل بھی کی ہیں یا صرف حواریوں اور دیگر مصنفوں کے اپنے خیالات یا اپنی غلط فہمیوں کا نتیجہ ہے۔ اس نظریہ کو مانتے ہوئے نئے عہد نامہ کو خدا کا کلام کہنا محض ایک خوش فہمی ہے اس کو پولوس، یعقوب، یوحنا اور بعض دیگر مصنفین کا کلام کہنا چاہیئے۔ اس نظریہ کے پیشِ نظر اگر ہم نئے عہد نامہ کے ایک غلط فقرہ کو انسانی کلام قرار دیں گے تو ہمارے پاس اس بات کا کیا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرا فقرہ خدائی تائید اپنے ساتھ لئے ہے اور ان مقامات کے بارہ میں جن کو بعض لوگ انسانی کلام اور بعض خدائی تائید یافتہ کلام قرار دیں فیصلہ کرنے کا اختیار کیسے ہو گا۔ الغرض یہ نظریہ قرآن مجید کے مقابلہ میں نئے عہد نامہ کے الہامی مقام اور اس کی تاریخی گواہی کی حیثیت کو حد درجہ کمزور کر دیتا ہے۔

یہ بات نئے عہد نامہ کے الہامی طور پر مستند کتاب ہونے کو سخت صدمہ پہنچاتی ہے کہ مسیحیت کے ابتدائی رسولی دَور میں محققین کی تحقیق کے مطابق کسی نئی کتاب یا نئی کتابوں کے مجموعہ کے بطور Canon ہونے کا کوئی تصوّر موجود نہ تھا۔ اس وقت کے عیسائی عہد نامہ قدیم کو اپنا مقدس صحیفہ سمجھتے تھے اور اس سے مسیح کی صداقت کا ثبوت نکالتے تھے۔ اور گو وہ اقوالِ مسیح جو ان تک پہنچے تھے ان پر عمل کرنا ضروری سمجھتے تھے اور رسولوں یعنی حواری اور بزرگان کی نصائح اور اوامر و نواہی پر عمل کرتے تھے مگر عہد نامہ جدید کا تصور بطور Canon کے جو اصول ایمانیہ کو بیان کرنے والا ہو جس رنگ میں آج ہمارے سامنے ہے ان میں موجود نہ تھا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے ایام کو حضرت مسیح کی پیشگوئیوں کی بناء پر آخری ایام سمجھتے تھے اور غالباً ان کو یقین تھا کہ وہ اپنی زندگی میں مسیح کو آسمان سے نازل ہوتا ہوا دیکھ لیں گے۔ اس زمانہ میں رسولوں نے جو خطوط لکھے وہ وقتی ضروریات کے پیشِ نظر تھے اور اُن کو خیال بھی نہ تھا کہ یہ تحریریں ہمیشہ کے لئے بطور مقدس صحیفہ کے ہیں ساتھ ہی یہ تصور بھی غالباً ان میں موجود تھا کہ روح القدس ان کو سکھانے اور مخالفین کے مقابلہ کے وقت بولنے میں ان کی مدد کے لئے موجود ہے اس خیال نے بھی کسی باقاعدہ مقدس صحیفہ کی ضرورت محسوس نہ ہونے دی۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ اس دَور کے مسیحی اپنے وقت کو آخر الایام سمجھتے تھے یہ حوالے دیکھئے۔ اتھسلنیکیوں $\frac{4}{15، 18}$ میں پولوس کہتا ہے

"چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک زندہ رہیں گے سوئے ہوؤں سے آگے ہرگز نہ بڑھیں گے خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دے گی اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائے گا۔ اور پہلے تو مسیح میں موئے ہوئے جی اٹھیں گے پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔ (اتھسلنیکیوں $\frac{4}{15 تا 18}$)

اس حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں مسیح کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو متی باب ۲۴ میں مذکور ہے جس میں مسیح نے موجودہ نسل کے ختم ہونے سے قبل اپنی آمد کی پیشگوئی کی ہے۔

اعتراضات کے جواب

مسلمانوں کا مفاد اور جماعت احمدیہ

بعض مخالفین یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کا مفاد عزیز نہیں ہے اور وہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف انگریزوں کی حمایت کرتی رہی ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ اور ہر مرحلہ پر سینہ سپر ہو کر مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں کبھی انگریزوں کی مخالفت کی پرواہ نہیں کی۔ صرف دو مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(۱) جب انگریزوں نے شریف حسین والئ مکہ کے ساتھ معاہدہ کر کے پھر اس کی خلاف ورزی کی اور عربوں کو متحد کرنے کے وعدہ سے پھر گئے تو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ اور لارڈ چیمس فورڈ کو لکھا کہ عرب کی سرزمین پر انگریزی حکومت کا تسلط مسلمان کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ (ملاحظہ ہو الفضل ۲ ستمبر ۱۹۲۰ء)

۱۲ جون کو شملہ میں لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کو جماعت احمدیہ کی طرف سے جو ایڈریس پیش کیا گیا اس میں بھی اس امر پر زور دیا گیا کہ سرزمین حجاز کی آزادی اور خود مختاری پر ہرگز کوئی آنچ نہیں آنی چاہیئے۔ (ملاحظہ ہو الفضل مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

ترکوں کی حمایت

پھر جنگ عظیم اول کے بعد جب ترکوں سے شدید ناانصافی کی گئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا۔

"ہم نے گورنر پنجاب کو میموریل بھیجا۔ ہم نے گورنر جنرل کو بھی لکھا۔ ولایت میں اپنے مبلغین کو ترکوں سے ہمدردی اور انصاف کرنے کے متعلق تحریک کرنے کی ہدایت کی۔ امریکہ میں اپنا مبلغ بھیجا کہ علاوہ تبلیغ اسلام کے ترکوں کے متعلق جو غلط فہمیاں ان لوگوں میں مشہور ہیں ان کو دور کرے۔ چنانچہ کئی اخبارات میں ترکوں کی تائید میں آرٹیکل لکھے گئے ہیں۔" (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۲ء)

کیا ان حوالوں کو پڑھ کر بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کے مفاد کو عزیز نہیں رکھا۔ جماعت احمدیہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اعتقادی اور فروعی اختلافات کے باوجود مشترکہ مفادات کے لئے مسلمانوں میں زیادہ سے زیادہ اتفاق اور اتحاد کی روح پیدا ہو اور جونہی اسلام کی حفاظت یا مسلمانوں کے اجتماعی مفاد کا سوال پیدا ہو، تمام مسلمان فرقے اور جماعتیں ذاتی اغراض کو نظر انداز کرتے ہوئے متحد ہو جائیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے تمام مسلمانوں سے یہ دردمندانہ اپیل کی کہ

"ہر فرقہ جو ایک دوسرے کو کافر سمجھتا ہے وہ متفق ہو جائے اور سمجھ لے کہ آج ہمیں اتفاق اور صلح کی .... اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے لئے بڑی ضرورت ہے اور اسے سمجھتے ہوئے وہ یہ عہد کرے کہ میں اس روز تک دم نہ لوں گا جب تک کہ مسلمانوں میں اتفاق نہ ہو جائے تا اس اتحاد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کیا جا سکے"۔

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۲۷ء)

آپ نے مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتے ہوئے اپنا عملی نمونہ اس طرح پیش کیا کہ جماعت احمدیہ کو یہ ہدایت فرمائی کہ

"میں اپنی جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ چھوٹے چھوٹے اختلافات کو مٹا کر سب سے ملنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر کوئی گالی بھی دیتا ہو تب بھی اس کی مدد کرنے کے لئے تیار رہو۔ اور اسے کہو کہ اس وقت ہم اسلام کو بچانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کا جواب دینے کی ہمیں فرصت نہیں ہے ..... اگر تم یہ نمونہ دکھاؤ گے۔ تو دوسرے مسلمانوں میں بھی ضرور تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ اور مسلمانوں میں وہ روح نظر آنے لگے گی جو زندگی کی علامت ہوتی ہے۔ اور جسے دیکھ کر دشمن اسلام مایوس ہو جائے گا۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء)

ظاہر ہے کہ جس جماعت کا امام مسلمانوں کے اتحاد کے لئے اتنا دردمند ہو اور جو جماعت عملاً ہمیشہ مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو کر لڑتی رہی ہو۔ اس کے متعلق یہ اعتراض کرنا کتنا ظلم ہے کہ وہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف انگریزوں کی حمایت کرتی رہی ہے۔

احمدیت کا ایک واقعہ

پادری جارج الفریڈ کی شکست اور اسلام کی نمایاں فتح

۱۸ مئی ۱۹۰۰ء کو ایک مشہور دشمن اسلام پادری جارج الفریڈ لیفرائے نے جو لاہور کا بشپ تھا "معصوم نبی" کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ اس تقریر میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق چونکہ قرآن مجید میں ذنب کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس لئے یہ ثابت ہوا کہ نعوذ باللہ حضور گنہگار تھے۔ اس کے بالمقابل صرف یسوع مسیح کی ایسی شخصیت ہے، جو ہر لحاظ سے معصوم تھی۔ اس موقعہ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور بزرگ، مبلغ اسلام اور حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے رفیق خاص حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جہاں دیگر مسلمان تقریر سنکر خاموش رہے اور اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا کر رہ گئے وہاں حضرت مفتی صاحب نے اسلام کے ایک بہادر سپاہی کی حیثیت سے پادری جارج الفریڈ کی تقریر کا اسی موقعہ پر مدلل جواب دیا اور زبردست دلائل سے ثابت کیا کہ ذنب کا لفظ اس جگہ ہرگز گناہ کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ اور یہ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بڑھ کر معصوم نبی ہیں۔

پادری مذکور نے اپنی خفت مٹانے کے لئے اشتہار دیا کہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو وہ ایک اور لیکچر زندہ رسول کے موضوع پر دیں گے، اور ثابت کریں گے کہ زندہ رسول صرف حضرت مسیح ہیں۔

۲۴ مئی کو جبکہ پادری کے لیکچر میں صرف ۲۴ گھنٹے باقی تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے یہ تمام واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کئے۔ حضور علیہ السلام کی طبیعت ان دنوں ناساز تھی مگر آپ کے مطہر قلب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت وجلال کے لئے جو غیرت تھی اس نے غیر معمولی جوش پیدا کر دیا۔ چنانچہ آپ نے اسی وقت قلم پکڑا اور ایک معرکۃ الآراء مضمون لکھ ڈالا۔ جس میں ناقابل تردید دلائل سے آپ نے ثابت کیا کہ زندہ نبی صرف اور صرف ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ جن کی تاثیرات وبرکات کا سلسلہ تا قیامت جاری ہے۔ اور میں بھی حضور کی ہی پاک تاثیرات کا ایک زندہ نمونہ ہوں۔ کوئی قوم میرا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اگلے دن ۲۵ مئی کو جب پادری لیفرائے کی تقریر ختم ہوئی تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضور علیہ السلام کا مضمون نہایت پُر شوکت انداز میں پڑھ کر سنایا۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ گو یہ مضمون اس کے لیکچر سے ایک دن قبل لکھا گیا لیکن اس میں پادری مذکور کی ہر بات اور ہر اعتراض کا مسکت جواب موجود تھا۔ مضمون کا پڑھنا تھا کہ لاہور کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ پادری صاحب کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور انہوں نے یہ کہہ کر کہ میں مرزائیوں سے بات چیت نہیں کرنا چاہتا اپنا پیچھا چھڑایا۔ اس موقعہ پر جو ہزارہا مسلمان موجود تھے ان سب نے اس دن یہ اعتراف کیا۔

آج اسلام کی عزت صرف احمدیوں نے ہی قائم کر کے دکھائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

۲۳ افراد کا قبول حق۔ مختلف ممالک کے سربراہوں سے ملاقات اور لٹریچر کی پیشکش

اہم تقاریب میں۔ زائرین سے ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم

(مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل انچارج احمدیہ مشن گیمبیا ....)

خاکسار ۳ فروری کو پاکستان سے روانہ ہو کر ۴ فروری کو گیمبیا پہنچا احباب جماعت نے حسب سابق نہایت محبت و احترام و اخوت کا ثبوت دیا۔ ہوائی اڈہ باتھرسٹ پر استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے اور دار احمدیہ مشن میں بھی دور دراز دیہات سے تشریف لا کر خوش آمدید کہا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار کو ۲ مارچ کو گیمبیا میں مستقل رہائش اور دعوت و تبلیغ کے کام کی اجازت ملی۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر دوبارہ اس ملک میں کام شروع کیا۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

تعلیم و تربیت جماعت

بارہ خطبات جمعہ پڑھے گئے جن میں جماعت کو قربانیوں میں مزید ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی — ہفتہ میں پانچ دن مغرب و عشاء کے درمیان ایک گھنٹہ دینی مسائل سکھانے کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اس مجلس میں احباب اپنے سوالات کے جوابات بھی دریافت کرتے ہیں اور پھر اپنے اقرباء اور متعلقین کو بھی ان معلومات سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

عموماً ہر جمعہ کی نماز میں ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب گیمبیا بھی جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں بمع اہل و عیال شامل ہوتے رہے

زائرین احمدیہ مشن

احمدیہ مشن میں تحقیق حق [illegible] دیگر ضروریات وغیرہ کے لئے آنے والے اصحاب کے لئے دو وقت مقرر ہیں۔ ظہر سے قبل اور عصر سے عشاء تک۔

اس عرصہ میں ۲۴۲ زائرین احمدیہ مشن میں تشریف لائے۔ ہر ایک زائر سے موقعہ و محل و مناسبت و مرتبہ کے لحاظ سے گفتگو کی گئی نیز پمفلٹ اور اخبارات وغیرہ بھی ہدیۃً پیش کئے گئے ان زائرین میں سے ایک کافی حصہ اہل سینیگال کا بھی ہے۔ جو ہماری جماعت کا اپنے ملک سینیگال میں ذکر سنکر آتے ہیں اور ان میں سے ایک حصہ حق کو قبول بھی کر لیتا ہے اور اپنے ملک میں واپس جا کر مزید لوگوں کے احمدیہ مشن میں بھیجنے کا موجب ہوتا ہے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

عید الاضحی

اس دفعہ یہاں عید الاضحیٰ ۲۲ مارچ کو ہوئی۔ گیمبیا کے چار مقامات پر ہماری جماعت نے باجماعت نماز عید ادا کی۔ — باتھرسٹ (دار الحکومت) میں خاکسار نے جیوانگ میں برادرم غوث محمد کیتا (سابق جنرل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گیمبیا) فرافینی میں الشیخ ابراہیم عبد القادر جکنی نے، اور سالکین لوئر ریور ڈویژن میں مکرم مولوی داؤد احمد حنیف صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبات عید دئے — باتھرسٹ میں نماز عید الاضحیٰ ریڈیو گیمبیا نے شروع سے لیکر آخر تک ریکارڈ کی اور اسی شام کو ریڈیو گیمبیا سے اسے نشر کر کے گیمبیا کے کونہ کونہ میں پہنچا دیا۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

عید کی نماز نشر کرنے سے پہلے ریڈیو گیمبیا نے عید کی نماز کی تفصیل بیان کی اور بتایا کہ اس جگہ عید گاہ میں نماز عید کے لئے ہز ایکسیلینسی الحاج سر سنگھاٹے صاحب گورنر جنرل آف گیمبیا اور دیگر معزز عہدہ داران حکومت گیمبیا بھی موجود ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

قبل ازیں ۱۹۶۲ء میں جب ریڈیو گیمبیا قائم ہوا تھا۔ اس وقت بھی ہماری پہلی نماز عید الاضحیٰ نشر ہوئی تھی — نماز عید کے بعد احباب جماعت کا ایک وفد بہ قیادت خاکسار ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب کی خدمت میں عید مبارک کہنے کے لئے گورنمنٹ ہاؤس میں حاضر ہوا۔ اور پھر یہی وفد وزیر اعظم صاحب گیمبیا کی خدمت میں ان کی کوٹھی پر گیا۔ ہر دو اصحاب نے بڑی محبت کا ثبوت دیا۔ فَجَزَاهُمَا اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ ۔

دورہ گیمبیا

ماہ مئی کے پہلے ہفتہ میں خاکسار نے گیمبیا کے مغرب (باتھرسٹ) سے مشرق (فتہ) تک کا سفر کیا۔ جو باتھرسٹ سے تین سو میل دور واقعہ ہے۔ اور اس طرح از سر نو ملک گیمبیا کی یادداشتوں کی تجدید کی۔ اس سفر میں سلکونو جنوئے۔ تنا بیے۔ ساپو اور جارج ٹاؤن میں بھی قیام کیا۔ جارج ٹاؤن میں چیف صاحب جارج ٹاؤن سے بھی (جو ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو کے بھی ممبر ہیں) ملاقات ہوئی۔

بادشاہوں کو تحائف

۲ مارچ اسلامی جمہوریہ ماریٹانیا کے پریذیڈنٹ صاحب مختار الدّاعد (اس ملک کے عام باشندے عرب ہی ہیں اور سفید رنگ عرب ہی ان کے پریذیڈنٹ ہیں اور ان کی سرکاری زبان بھی عربی ہے) گورنمنٹ آف گیمبیا کی دعوت پر سہ روزہ سرکاری دورہ پر گیمبیا میں تشریف لائے۔ دار السلطنت (باتھرسٹ) میں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ گورنمنٹ ہاؤس میں ان کے اعزاز میں ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب کی طرف سے دعوت استقبالیہ منعقد کی گئی۔ جس میں 250 معززین باتھرسٹ۔ وزراء اعلیٰ عہدہ داران حکومت۔ ماریٹانیا کے مشہور تاجر یہاں گیمبیا اور نمائندگان مذاہب وغیرہ مدعو تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی برکت سے خاکسار بھی اس میں مدعو تھا۔ محترم پریذیڈنٹ صاحب سے تعارف و گفتگو ہوئی۔ ان کے معزز رفقاء اور دیگر وزراء حکومت وغیرھم سے بھی ملاقات و گفتگو وغیرہ ہوئی۔

محترم پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں خاکسار نے قرآن شریف مترجم انگریزی۔ حمامة البشریٰ (عربی) اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی) بتوسط ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب بطور تحفہ پیش کیں۔ جس کا انہوں نے شکریہ ادا کیا۔

۱۷ اپریل کو سینیگال کے پریذیڈنٹ صاحب ڈاکٹر لیوپولڈ سنگھور حکومت گیمبیا کی دعوت پر چار روزہ سرکاری دورہ پر بمع اپنے متعدد وزراء و ارکان سٹی کونسل ڈاکار تشریف لائے باتھرسٹ کی سٹی کونسل نے ایک تقریب استقبالیہ منعقد کی۔ دوسرے دن ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب نے گورنمنٹ ہاؤس میں ان کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ منعقد کی۔ جس میں حسب دستور وزراء اعلیٰ سرکاری عہدہ داران اور معززین باتھرسٹ وغیرہ مدعو تھے۔ خاکسار بھی اس میں مدعو تھا اور شامل ہوا محترم پریذیڈنٹ صاحب سے میئر صاحب باتھرسٹ اور ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل صاحب نے تعارف کرایا۔ اور ان سے گفتگو ہوئی۔ نیز ان کے بعض رفقاء اور دیگر وزراء کرام وغیرہ کے ساتھ بھی کافی وقت گذارنے کا موقعہ ملا۔

پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں ۱۹۶۲ء میں جب وہ پہلی مرتبہ یہاں سرکاری دورہ پر تشریف لائے تھے۔ قرآن مجید مترجم انگریزی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (فرنچ) اور حمامة البشریٰ (عربی) خاکسار نے بطور ہدیہ پیش کی تھیں۔ اس دفعہ احمدیہ موومنٹ (فرنچ) مسیح ہندوستان میں (انگریزی) اور الاستفتاء (عربی) ہدیۃً پیش کیں۔ جس کا انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء وَهٰذَا إِحْدَى الْأُفُقِ — یہ دونوں پانچویں اور چھٹے بادشاہ ہیں۔ جن کی خدمت میں یہ تحائف پیش کرنے کا اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو شرف عطا فرمایا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَنِّهٖ وَآلَائِهٖ

ان دو تقاریب کے علاوہ دو تین اور بھی سرکاری تقاریب گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوئیں۔ اور ان میں خاکسار شامل ہوتا رہا۔

اندرون ملک

اندرون ملک سنٹرل ڈویژن میں واقعہ فرافینی میں ہمارے لوکل مشنری مکرم ابراہیم عبد القادر جکنی کام کرتے ہیں اور لوئر ڈویژن میں واقعہ سالکین میں جو آبادی کے لحاظ سے باتھرسٹ کے بعد تیسرے نمبر پر ہے۔ مکرم مولوی داؤد احمد حنیف صاحب (مرکزی مبلغ) کو ۱۲ مارچ سے متعین کیا گیا اور آپ نے وہاں جماعت کی تعلیم و تربیت کا فریضہ احسن رنگ میں انجام دیا۔ ایک لوکل مشنری صاحب بھی ان کے ساتھ سالکین میں اور پھر باتھرسٹ میں کام کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

تقسیم لٹریچر

اس ملک میں چار پانچ مقامی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ لیکن ان میں سے لکھی کوئی بھی نہیں جاتی نہ ان میں کوئی کتاب شائع ہوئی ہے نہ رسالہ نہ اخبار نہ پمفلٹ۔ کچھ عربی خوان لوگ بوقت ضرورت ان میں سے کسی زبان میں عربی رسم الخط میں خط وغیرہ لکھ لیتے ہیں۔ انگریزی سرکاری زبان ہے۔ کیونکہ یہ ملک تین سو سال تک انگریزوں کی عملداری میں رہا ہے۔ اور ۱۹۶۵ء میں آزاد ہوا ہے لیکن مسلمانوں میں انگریزی کی تعلیم بھی بہت کم ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے آباؤ اجداد اپنے بچوں کو سکولوں میں (جو عیسائی مشنوں کے سکول تھے) نہیں بھیجتے تھے

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/ نور نظر اولاد نرینہ کیلئے پچیس روپے ۲۵/ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

کیونکہ وہ داخل ہی تب کرتے تھے۔ جب بچہ یا اس کے والدین تحریر دے دیں۔ کہ وہ عیسائی بنتا ہے اور مسلمان جانتے بوجھتے ہوئے اپنے بچوں کو عیسائی بنانا نہیں چاہتے تھے۔ ان مشکلات کی وجہ سے مسلمان انگریزی تعلیم میں بھی بہت پیچھے رہ گئے اس عرصہ میں ایک ہزار کے قریب کالت تبشیر کی طرف سے مرسلہ مختلف کتابیں (عربی انگریزی و فرنچ) اشتہارات شائع کردہ احمدیہ مشن گیمبیا۔ اخبارات و رسائل ریویو آف ریلیجنز (ربوہ) مسلم ہیرلڈ (لنڈن) دی ٹروتھ (نیگوس) ایسٹ افریقن ٹائمز (نیروبی) یہاں تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور بعض مخلصین سلسلہ کے اموال سے یہ لٹریچر تیار ہو کر یہیں ملتا ہے۔ ان کے اموال و نفوس میں اپنے وعدہ کے موافق برکت ڈالے آمین۔

خطوط لکھنا اور خطوط کا جواب دینا بھی ایک نہایت ضروری امر ہے۔ اس پر بھی عمل حتی الوسع کیا جا... اور ۱۲۵ خطوط سپرد ڈاک کئے گئے۔ جن میں ہر قسم کے خطوط متعلقہ اندرون ملک اور بیرون شامل ہیں۔

نو مبائعین

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۳ افراد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نصرہ اللہ ودوداللہ تعالیٰ کی بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

مالی قربانیاں

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہماری جماعت احمدیہ گیمبیا مالی قربانی میں حسب سابق بتدریج ترقی کر رہی ہے۔ چندہ عام۔ تحریک جدید صدقات، فضل عمر فاؤنڈیشن اور دیگر مقامی ضروریات کے لئے چند مخلص احباب بالشراح صدر ادا کرتے رہے اور جس قدر بجٹ ہمارے لئے گذشتہ سال تجویز کیا گیا تھا۔ وہ یہاں کی جماعت نے ادا کر دیا۔

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ قائم کرنے کے لئے کوشش جاری رکھی گئی۔ باتھرسٹ اور اس کے مضافات میں متعدد قطعات زمین دیکھے گئے۔ انشاء اللہ جلد کوئی سبیل بن جائے گی۔

درخواست

آخر میں دعا کی درخواست ہے۔ کیونکہ جو کام ہوگا۔ وہ دعاؤں سے ہی ہوگا۔ ہم کیا؟ اور ہماری ناقابل ذکر کوششیں کیا؟ اور ہمارے وسائل کیا؟ ؎

ما بدان منزل عالی نتوانیم رسید
ہاں مگر لطف تو چوں پیش نہد گامے چند

درخواستہائے دعا

۱۔ میری ہمشیرہ تقریباً دو ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے (غلام سرور گوٹیکی ضلع جیرپور)

۲۔ خاکسار نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ (عبدالحمید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر)

۴۔ بندہ کے لڑکے سعید الدین۔ رشید الدین اور لڑکی مبارکہ بیگم آج کل بیمار ہیں۔ (چوہدری محمد اسمٰعیل ۵۹۵ اے ایکسٹینشن نمبرا پیپلز کالونی لائلپور)

۵۔ میرے بڑے بہنوئی مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب آف گوٹیکی ضلع گجرات شدید بیمار اور حالت خطرناک ہے (سید اعجاز احمد شاہ اسسٹنٹ سیکرٹری بیت المال)

۶۔ خاکسار کے دونوں کان ایک سال سے بند ہو رہے ہیں۔ اونچا بھی نہیں سن سکتا اور ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے۔ (ملازمہ محمد اکرم شاہد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۲۲ سیٹن آباد ضلع گجرات براستہ ملکوال)

احباب ان سب کے دعا فرما دیں۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا جان احسمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۸ جنوبی سرگودھا مورخہ ۱۹ کو بوقت پانچ بجکر پندرہ منٹ کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خاندان حضرت مسیح موعود و دیگر احباب جماعت سے درخواست دعائے مغفرت ہے۔ نیز نماز

عہدہ داران لجنات متوجہ ہوں

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال یکم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے گویا سال رواں کے ۹ ماہ گذر چکے ہیں۔ لجنہ کے چندہ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ بجٹ سے ساڑھے سات ہزار روپے کی کمی آمد میں ہے اور یہ کمی قریباً ہر چندہ میں ہے۔ ممبری کے چندہ میں بھی۔ ناصرات کے چندہ میں بھی خدمت خلق اور اصلاح و ارشاد کے چندہ میں بھی اور اجتماع کے سالانہ چندہ میں بھی۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر ممبر سے صرف ایک بار سال میں لیا جاتا ہے جس کی کم از کم شرح آٹھ آنے سالانہ ہے۔ اجتماع کا مجوزہ بجٹ چار ہزار روپے ہے جو موجودہ مہنگائی کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہے کہ سالانہ اجتماع کا خرچ اس سے زیادہ ہوگا اس وقت تک اس میں صرف سات سو روپے چندہ آیا ہے۔ حالانکہ اصولاً تین چوتھائی یعنی تین ہزار روپے وصول ہو جانا چاہیئے تھے۔ اب تو دیہاتی جماعتوں سے بھی چندہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ گندم کی فصل اٹھائی جا چکی ہے۔ تمام عہدیداران اور سیکرٹریان مال پوری محنت کے ساتھ چندہ کی وصولی کریں۔

مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں۔ اگر فوری طور پر اس کمی کو پوری کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو بجٹ کا پورا کرنا دشوار ہو جائے گا۔ چندہ سالانہ اجتماع نسبتاً جلد جمع کرکے بھجوائیں۔ بہت سے اخراجات کا سلسلہ اجتماع سے کافی قبل ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں انفاق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہونگی

(حضرت مصلح موعود)

کچھ عرصہ سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کی مد میں بہت قلیل مقدار میں چندہ موصول ہو رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر احباب کے ذہنوں میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ لائحہ عمل مستحضر نہیں رہا۔ اس لائحہ عمل کی اشاعت بڑی کثرت سے کی جا چکی ہے۔ حال ہی میں پھر اس کی نقول جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ یہ لائحہ عمل ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ اس لائحہ عمل کے مطابق اپنی جماعت کے ہر فرد کو خاص طور پر توجہ دلاتے رہا کریں تاکہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی حسب ذیل پاکیزہ خواہش کے مطابق کم از کم ہر سال ایک مسجد دیار غیر میں تعمیر کروائی جا سکے۔ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے۔ . . . . اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے"

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے آقا حضرت المصلح الموعود کی اس پاکیزہ خواہش کو کماحقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۔ جنازہ غائب کی بھی درخواست ہے۔ (مہدی خان قائد خدام الاحمدیہ چک ۱۸ جنوبی سرگودھا)

۲۔ اس عاجز کے والد بزرگوار چوہدری عبدالستار صاحب ۱۲ کو فوت ہوئے۔ اور ۱۳ کو مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ نماز جنازہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی ان کی تحریری بیعت ۱۹۰۱ء کی ہے اور دستی بیعت ۱۹۰۶ء کی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ محمد عمر سلطان بلڈنگ دل محمد روڈ لاہور

جنون مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۴۲

چندہ وقف جدید اور احباب جماعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کی روشنی میں چندہ وقف جدید کے کام کو بہتر بنانے کے لئے جو خاص پروگرام مرتب کیا گیا تھا اس کے مطابق قریباً دو ماہ سے اس مہم کو نہایت ہی محنت کے ساتھ چلایا جا رہا ہے جس کے ماتحت امراء کرام۔ صدر صاحبان کو چٹھیاں لکھی گئی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں اور بعض کو تو یاددہانیاں بھی کرائی گئی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ جس جوش و خروش کے ساتھ اس مہم کو چلایا گیا تھا۔ اس جوش و خروش کے ساتھ بعض احباب جماعت نے جوابی کارروائی نہیں فرمائی۔ جسکے نتیجہ میں اس مہم کے وہ شاندار نتائج جن کی توقع کی گئی تھی برآمد نہیں ہوئے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین نے اس سلسلہ میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا ہے جو اخبار الفضل مورخہ ۹/۶/۶۴ میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں حضور نے احباب جماعت کو وقف جدید بالخصوص دفتر اطفال وقف جدید کی طرف توجہ دلائی۔ ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کا ایک بچہ بھی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو کہ وقف جدید میں اپنی توفیق اور حیثیت کے مطابق حصہ نہ لے

اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ وہ بالغ افراد جو کہ خود کماتے بھی ہیں کیا انہیں اس تحریک سے پیچھے رہنا چاہیئے۔ جبکہ حضرت المصلح الموعودؓ اس بابرکت الٰہی تحریک کے بارہ میں اس قدر درد انگیز ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک میرے دل میں ڈالی ہے۔ اسلئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں تب بھی اس فرض کو ادا کروں گا۔

وہ تحریک جسے حضرت المصلح الموعودؓ اتنا ضروری قرار دیا تھا۔ حضور کے مخلص مریدوں کو صرف تحریک کی آبیاری کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ انہیں اس مبارک تحریک پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دینا چاہیئے۔ جبکہ حضورؓ نے اپنی ساری زندگی خدمت دین کے لئے وقف رکھی۔ ہمیں بھی حضورؓ کے نقش قدم پر چل کر حضورؓ سے اپنی کامل قلبی وابستگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میں ایسے مخلص افراد کی ہرگز کمی نہیں ہے۔ صرف انہیں مؤثر رنگ میں توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

نہ بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

امید واثق ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی تائید و نصرت اور متعلقہ عہدیداران کے تعاون اور احساس ذمہ داری کے نتیجہ میں اس تحریک کے عظیم الشان اور خاطر خواہ نتائج رونما ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ناظم مال وقف جدید)

اعلان دارالقضاء

محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد انور صاحب بنت مکرم جلال الدین صاحب درویش مرحوم محلہ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم جلال الدین صاحب درویش مرحوم گذشتہ سال وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کو ایک قطعہ زمین رقبہ ایک کنال بشراکت مکرم نور احمد صاحب بجمعہ ساری صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے ملا ہوا ہے جس پر ایک مکان بھی تعمیر شدہ ہے۔ جس کا خرچ میرے خاوند مسمی محمد انور صاحب ولد خیر الدین صاحب مرحوم نے میرے والد صاحب مرحوم کی اجازت سے کیا ہوا ہے۔ میرے علاوہ میری والدہ صاحبہ مسماۃ عالم بی بی صاحبہ بقید حیات ہیں۔ اور کوئی وارث نہیں ہے۔

میرے حصہ جائیداد مذکورہ بالا کا انتقال میرے خاوند مکرم محمد انور صاحب ساکن محلہ دارالیمن ربوہ کے نام کر دیا جائے۔ اور والدہ صاحبہ کا حصہ والدہ صاحبہ کے نام ہی رہنے دیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

بہت سی مجالس نے ابھی تک ماہ جولائی کا چندہ مرکز میں نہیں بھجوایا۔ تمام ایسی مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے پاس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی جو رقوم تھوڑی یا زیادہ جمع شدہ ہیں وہ ۲۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا:- برادرم عزیزم شیخ عبدالاحد صاحب آف کوئٹہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ بعض لوگ انہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہیں اور انہیں بہت سا مالی اور تجارتی نقصان پہنچا چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان مصائب سے نجات بخشے اور کاروبار میں ترقی بخشے

(حکیم محمد اسمٰعیل غلہ منڈی ربوہ)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے
نئے ماڈل کے چولھے
بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودہا

نمبر سروس	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
روانگی از سرگودہا برائے لاہور	3-30 صبح	4-30	5-30	6-30	7-15	8-00	8-45	9-30	10-30	11-30	12-15 دوپہر	13-00	14-20	15-15	16-15
روانگی از لاہور برائے سرگودہا	3-20	4-00	5-20	6-30	7-15	8-35	9-00	10-15	11-15	12-15 دوپہر	13-15	2-15	3-15	4-05	6-00
روانگی از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	4-45 صبح	9-45	روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودہا						9-20	2-30 دوپہر	(مینیجر)				

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس سولہ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ